

**PLJ 2022 Quetta 162**

*Present:* ABDULLAH BALOCH, J.

ABDUL GHAFAR--Petitioner

versus

FAIZI BIBI (Widow) and others--Respondents

C.R. No. 288 of 2020, decided on 6-12.2021.

**Specific Relief Act, 1877 (I of 1877)--**

----S. 42--Suit for declaration--Deceased was employee in Balochistan Traffic Police--Obtaining of succession certificate--Non-impleadment of petitioner as party--Compensation amount--Suit was decreed--Appeal was allowed--Deceased was issue less--Death due strike by a vehicle--Question of whether amount of compensation, grant in aid pertains to Tarka left by deceased or otherwise and legal heirs deceased are entitled to receive Tarka of in one able and moveable property left by deceased--Challenge to--Parameters of tarka--Amount of compensation does not fall within parameters of **Tarka** thus, no one can claim same as matter of legitimate right and impugned judgment passed by appellate Court is well reasoning does not suffer from any material illegality or irregularity to warrant interference by Courts--Revision petition dismissed.  
[P. 167] A

PLD 1991 SC 731, PLD 1991 SC 750 & 2014 YLR 1553 *ref.*

*Syed Manzoor Ahmed Shah and Mr. Mubasshir Hussan*, Advocates for Petitioner.

*Mr. Muhammad Umar Doger*, Advocate for Respondents.

*Mr. Saifullah Sanjarani*, Assistant A.G for State.

Date of hearing: 23.11.2021.

**JUDGMENT**

This petition is directed against the judgment & decree dated 6th August 2020 (“**the impugned judgment & decree**”) passed by the learned Additional District Judge-VII, Quetta (“**the appellate Court**”) whereby appeal filed by the respondents was allowed and the judgment & decree dated 31st March 2018 passed by the learned Senior Civil Judge-I, Quetta (“**the trial Court**”) was set aside.

Brief facts arising out from the instant petition are that petitioner/plaintiff and Respondent Nos. 1 to 3 are the legal heirs of late Din Muhammad, who was employee in Balochistan Traffic Police and died on 6<sup>th</sup> September 2010 due to strike by a vehicle near Airport Road Quetta. While on

14th February 2011 the respondents/ defendants obtained Succession Certificate without impleading the petitioner/plaintiff as legal heir in the Succession Application. Besides, the Government of Balochistan announced compensation amount of Rs. 20,00,000/-for the legal heirs of deceased Din Muhammad. Thus, the petitioner/plaintiff being real brother of deceased is also entitled to receive his respective share from the compensatory amount Rs. 20,00,000/-.

3. The suit of the plaintiff/petitioner was contested by the defendants/respondents by means of filing written statement. After framing issues and recording evidence, the suit of plaintiff/petitioner was decreed in his favour; *vide* impugned judgment & decree dated 31st March 2018.

4. Being aggrieved the respondents/appellants assailed the judgment & decree passed by the learned trial Court before the learned appellate Court by filing appeal, which was allowed, *vide* impugned judgment & decree as mentioned hereinabove in Para No. 1; whereby the judgment & decree passed by the learned trial Court was set aside. Whereafter the petitioner filed the instant Civil Revision Petition.

5. Heard the learned counsel for the parties and perused the record minutely, which reveals that the petitioner mainly filed the suit for receiving his share from the compensation amount awarded for his deceased brother, who being police personnel was martyred issueless during the course of service. As the Government of Balochistan declared the late Din Muhammad as Shaheed and announced Rs. 20,00,000/-for his legal heirs. Since the deceased was issueless, thus his mother and two brothers obtained succession certificate in pursuance whereof received the said compensation amount.

6. Now question arises whether the amount of compensation, grant in aid pertains to **Tarka** left by the deceased Din Muhammad or otherwise and the legal heirs of deceased are entitled to receive **Tarka** of immoveable and moveable property left by the deceased. With regard to Tarka the Hon'ble Shariat Appellate Bench of the Supreme Court of Pakistan passed an exhaustive landmark judgment; wherein provided guidelines for matters pertaining to **Tarka**. Reliance in this regard is placed on the case of "*Wafaqi Hakoomat-e-Pakistan v. Awamunnas*, PLD 1991 SC 731 held as under:

"کہ کسی مرنے والے کے قابل وراثت تر کے میں بنیادی اہمیت اس بات کو ہے کہ وہ یا تو کوئی ایسا مال ہو، جو مرتے وقت اس کی ملکیت میں تھا، یا مر حوم کا کوئی ایسا مالی حق ہو جو اس کی زندگی ہی میں واجب الادا ہو گیا ہو، اور وہ اپنی زندگی میں کسی وقت اس کا لازمی طور پر مطالبہ کر سکتا ہو، اگر کوئی چیز مرتے وقت مرنے والے کی ملکیت میں نہیں ہے، یا دوسرے کے ذمہ اس کا ایسا لازمی حق نہیں ہے، جس کا وہ اپنی زندگی میں لازمی طور پر مطالبہ کر سکتا ہو، تو اس کو تر کے میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔"

Likewise, the same view was also taken by the Hon'ble Shariat Appellate Bench of the Supreme Court of Pakistan in case of PLD 1991 SC 750 wherein held as under:

" فاضل فیڈرل شریعت کورٹ کے اس مؤقف کا جائزہ لینے کے لئے بنیادی مسئلہ یہ طے کرنا ہو گا کہ جو معاوضہ ان قوانین کے تحت دیا جا رہا ہے ، کیا وہ وفات پانے والے کا ترکہ ہے ؟ جو اس کے تمام ورثاء میں لازمی طور پر تقسیم کیا جائے ؟ یا ایک عطیہ ہے ، جس میں میراث کے احکام کی رعایت ضروری نہیں ؟ ہم اپنے ایک حالیہ فیصلے ( فیڈریشن آف پاکستان بنام عوام پاکستان شریعت اپیل نمبر 3 در 1989 ) [پی ایل ڈی 1991 ء ایس سی 731] میں اس مسئلہ پر تفصیل کے ساتھ بحث کر چکے ہیں کہ قابل میراث ترکہ کی تعریف کیا ہے ؟ اور کون کون سی چیزیں اس میں داخل ہوتی ہیں ؟ اس مقدمہ میں ہم یہ قرار دے چکے ہیں کہ ترکہ اس مال کو کہا جاتا ہے جو یا تو مرتے وقت مرنے والے کی ملکیت میں ہو ، یا کسی دوسرے شخص کے ذمے اس طرح واجب ہو کہ وہ اپنی زندگی ہی میں اسکا مطالبہ کر سکتا ہو ، اس اصول کے مطابق ہم نے یہ قرار دیا ہے کہ بینوولنٹ فنڈ سے ملنے والی رقم جو ملازم کی وفات کے بعد اس کے اہل خاندان کو دی جاتی ہے ، ملازم کا ترکہ نہیں ہے ، اسی طرح گروپ انشورنس کی رقم بھی جو مرنے والے ملازم کے اہل خاندان کو دی جاتی ہے ، وہ بھی مرنے والے کے ترکہ میں شامل نہیں ہے۔ اور ان دونوں رقموں کا میراث کے اصول کے مطابق تمام ورثاء میں تقسیم کرنا ضروری نہیں ، حالانکہ ان دونوں فنڈز میں خود ملازم کا چندہ بھی شامل ہوتا ہے ، زیر نظر قوانین میں جو معاوضہ دیا جا رہا ہے ، اس کو بھی اس اصول کے مطابق وفات پانے والے کا ترکہ قرار نہیں دیا جاسکتا، کیونکہ مرتے وقت یہ رقم نہ تو اسکی ملکیت تھی اور نہ اس کا ایسامالی حق تھا جو لازماً اپنی زندگی میں وہ کسی وقت وصول کر سکتا ۔

جہاں تک اس معاوضہ کو دیت پر قیاس کرنے کا تعلق ہے ، اس کے بارے میں بھی ہم نے اپنے مذکورہ فیصلے میں یہ قرار دے چکے ہیں کہ یہ قیاس درست نہیں ، کیونکہ اول تو دیت قصاص کے قائم مقام ہوتی ہے ، اور قصاص کے مستحق چونکہ ورثاء ہیں ، لہذا دیت کے مستحق بھی وہی ہونگے ، دوسرے دیت ایک شرعی حق ہے ، جس کا ادا کرنا شرعی اعتبار سے قاتل کے ذمہ لازم ہے ، اور شریعت ہی نے صراحتاً " یہ طے کر دیا ہے کہ دو مقتول کے ورثاء میں تقسیم کی جائیگی ، لیکن زیر بحث نہ تو قصاص کا بدلہ ہے ، اور نہ شرعاً حکومت پر واجب تھا کہ وہ وفات یافتہ شخص کو یہ معاوضہ ادا کرے ، اگر اس قسم کا معاوضہ ادا کرنے کے لئے کوئی قانون نہ بنایا جاتا ، تو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ حکومت نے اپنے کسی شرعی فریضے میں کوتاہی کی ہے ، لہذا یہ معاوضہ درحقیقت حکومت کی طرف سے متعلقہ افراد کی خدمات کے طور پر ایک ہمدردی ہے ، جو وفات پانے والے شخص کے اہل خاندان کے ساتھ کی جا رہی ہے ، اور ایسی ہمدردی کی صورت میں قرآن و سنت نے یہ لازم نہیں کیا کہ ہمدردی کرنے والا ہر صورت میں تمام ورثاء کے ساتھ ہمدردی کرے ، بلکہ اسے اختیار ہے کہ جسے چاہے اپنے عطیے کا مستحق ٹھہرائے ، اس سلسلے میں اس حدیث سے بھی رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے جو خود فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے میں نقل کی گئی ہے ۔

سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا:

"جو مسلمان بھی وفات پا ئے ، اور کچھ مال چھوڑ کر جائے تو اس کے عصبات ( وراثت ) اس کے وارث ہونگے ، خواہ وہ کوئی ہوں ، اور جو شخص کوئی قرضہ چھوڑ کر جائے ، یا زیر کفالت عیال چھوڑ کر جائے ، ( جو محتاج ہوں ) تو وہ میرے پاس آ جائیں ، میں ان کا کفیل ہو نگا ۔ "

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے ایک طرف تو یہ اصول بیان فرمایا کہ ترکہ تمام وراثت کا حق ہے ، اور دوسری طرف یہ بھی اعلان فرمایا کہ اگر کوئی شخص اتنا مال چھوڑ کر نہ جائے جو اس کے زیر کفالت افراد کے لئے کافی ہو تو آپ اس کے محتاج اہل و عیال کی خود کفالت فرمائنگے ۔ ظاہر ہے کہ اس کفالت کے لئے آنحضرت ﷺ نے جو عطیہ کسی کو دینے کا اعلان فرمایا ، وہ اس کی ضرورت اور حاجت کی بنیاد پر تھا ، نہ کہ میراث کے اصول پر ، چنانچہ آنحضرت ﷺ کو اختیار تھا کہ اس اعلان کے مطابق آپ مرنے والے کے خاندان میں سے جسکو زیادہ ضرورت مند پائیں ، اس کو یہ عطیہ دیں ، آپ کے لئے یہ کوئی ضروری نہیں تھا کہ یہ عطیہ مرنے والے کے تمام وراثت میں تقسیم کریں ، چنانچہ آپ نے اس عطیہ کو ترکہ کا حصہ قرار نہیں دیا ، بلکہ ترکہ کا ذکر پہلے جملے میں الگ کرنے کے بعد صرف اہل و عیال کو دینے کا ذکر فرمایا ، چنانچہ اس حدیث سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی وفات کی صورت میں اس کے پسماندگان کو ان کے نقصان کی تلافی اور ہمدردی کے طور پر کوئی رقم ادا کرے ، تو اس کے ذمہ میراث کے احکام کی رعایت شرعاً لازم نہیں ہے ، بلکہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق جس کو چاہے یہ رقم دے سکتا ہے ۔

زیر نظر قوانین کا اصل منشا یہ ہے کہ مذکورہ افراد کے حادثے میں وفات پا جانے کی صورت میں اس کے اعزاز کے طور پر اس کے ان اہل خاندان کے ساتھ ہمدردی کی جائے جو براءت اس کے زیر کفالت ہیں ، البتہ چونکہ ہر شخص کے خاندانی حالات مختلف ہوتے ہیں ، اور خاندان سے باہر کسی فرد کے لئے یہ پتہ لگانا بسا اوقات دشوار ہوتا ہے کہ اس قسم کی ہمدردی کا زیادہ مستحق کون ہے ؟ اس لئے اس معاوضے کی وصولی کے لئے افراد کا تعین خود متعلقہ شخص کے حوالے کر دیا گیا ہے وہ جس شخص یا اشخاص کا تعین کر دے اس کو یہ معاوضہ ادا کیا جائیگا اس تعین یا نامزدگی کے بارے میں یہ کہنا درست نہیں کہ یہ وفات پانے والے شخص کی طرف سے کوئی وصیت ہے ، اور اس پر وصیت کے احکام لاگو ہونگے کیونکہ وصیت خود اپنی مملوکہ اشیاء اور ترکہ کے بارے میں ہوتی ہے ، اور ہم پہلے یہ قرار دے چکے ہیں کہ یہ معاوضہ ترکہ کا حصہ نہیں ہے ۔

Following the aforesaid judgments of Hon'ble Shariat Appellate Bench of Supreme Court the Hon'ble Lahore High Court in its Judgment in the case of "Dr. Safdar Hussain and another v. Flt. Lt. Nadia Latif and others, 2014 YLR 1553", held as under:

"8. Tarka/estate of the deceased consists of the immovable or movable properties, moneys and all other articles which he owned and over which he had complete control and dominion so as to enter into the transaction of sale, exchange, transfer, gift in

*respect of such immovable and movable properties, moneys and other goods/articles. In the light of above, it is settled that an amount which has accrued to an employee during his lifetime, whether he has received the same or not before his death, shall become part of the estate of the deceased and such amount had to be distributed among the legal heirs of the employee, as per the Personnel Law of the employee, after his death. In case an amount has accrued after his death then it is required to be seen, in the light of interpretation given by the Shariat Appellate Bench of the Hon'ble Supreme Court, whether the said amount falls in the category of Tarka/estate of the deceased or not. If the amount accrued is a "grant" or "concession" then the same will be payable to the nominee of the deceased, irrespective of the fact that the Personnel Law of the deceased states otherwise.*

*9. The amount of Group Welfare Scheme could not be claimed by the deceased during his lifetime nor the deceased could, ask Respondent No. 6 for payment under the said head which would go to establish that deceased had power or authority to possess or claim any amount under the aforesaid head during his lifetime. This amount would have become due and payable to the deceased only after his death."*

Thus, in view of the judgments of Hon'ble apex Courts the amount of compensation does not fall within the parameters of **Tarka** thus, no one can claim the same as matter of legitimate right and impugned judgment passed by learned appellate Court is well reasoning does not suffer from any material illegality or irregularity to warrant interference by the Courts.

For the reasons, the petition being devoid of merits is dismissed with no order as to cost.

(Y.A.) Revision petition dismissed